ماتھے کا ہر بَل شکست و ہزیمت کی ایک نئی داستان کی صورت اختیار کرتا جارہا ہے ۔ طالبان، اسامہ بن لادن، باحمیت قبائل اور عرب مجاہدوں نے اپنے جذبے حریت اور خون سے ایک ایسی داستاں رقم کی ہے کہ صبح قیامت تک اسے پڑھنے والے جھومتے رہیں گے ۔ حق کی یہ آواز ہمیشہ کہیں بھی نہ دب سکی ہے ۔ دشت لیلیٰ کے صحرا، تورا بورا کے غار، جنوبی وزیرستان کے پہاڑ اور بغداد و فلوجہ کی خون سے رنگین گلیاں اس کی تازہ مثالیں ہیں ۔ یہ مقامات آزادی و حمیت کے دائمی نشان بلکہ آنے والے مجاہدوں اور حریت و آزادی کے پروانوں کیلئے مشعل راہ اور سنگ میل بن گئے ہیں اور حسب سابق زمانے کے فرعون مٹھی بھر حق پرستوں کے ہاتھوں شکست و ریخت کا شکار ہوتے جارہے ہیں ۔

عظیم فلسطینی رہنما شیخ احمد یاسینؒ کی شہادت

کرو کج جبیں پہ سرِ کفن میرے قاتلوں کو گماں نہ ہو		کہ غرورِ عشق کا بانکپن پس مرگ ہم نے بھلا دیا

جب کبھی عزم و ہمت اور حریت و آزادی کی داستانیں یکجا کی جائیں گی تو بہت سے بہادر شہید نوجوانوں کی فہرست میں ایک سڑسٹھ (۶۷) سالہ بوڑھے اور بیمار مجاہد کا نام بھی بالکل اول میں لکھا جائے گا ۔ جس نے اپنی جانِ ناتواں کا نذرانہ دے کر مقام شہادت کی سج دھج اور بھی بڑھا دی اور اسرائیلی تسلط کے خلاف جاری جدوجہد کی لَو کو مزید تیز تر کر دیا ۔ یہ بوڑھا شخص جو حقیقت میں عزم و ہمت کا کوہ ہمالیہ تھا، عالم اسلام اور خصوصاً عربوں اور فلسطینیوں کا ہر دلعزیز لیڈر اور محبوب رہنما شیخ احمد یاسینؒ تھا ۔ جس نے اپنے مفلوج جسم سے ایسا کام لیا جو بہت سے قابل رشک اور صحت مند ''رستمِ زماں'' بھی نہ کر سکے ۔ قید و بند کی طویل صعوبتیں بھی اس کو جدوجہد آزادی سے باز نہ رکھ سکیں ۔ پے در پے قاتلانہ حملے بھی اس کی کلاہ کج ادا کو نیچے نہ کر سکے ۔ اور ہر طرح کی پابندیاں اور جور و جفا کی آندھیاں بھی اس لاغر جسم میں جلنے والے شعلۂ آزادی کو بجھا نہ سکیں ۔ ع		بڑھتا ہے ذوق جرم یہاں ہر سزا کے بعد

شیخ احمد یاسینؒ کیا تھے؟ مختصر یہ کہ آپ ایک شعلۂ جوالہ تھے ۔ جو عمر بھر بیقراری میں جلتا رہا ۔ اور جس نے اپنی شہادت سے اپنی مظلوم فلسطینی قوم کے رگ و پے میں دوبارہ آزادی اور ذوقِ شہادت کا شوق زندہ کر دیا ۔

شیخ احمد یاسینؒ کی المناک شہادت پر پورا عالم اسلام درد و حزن سے بلبلا اٹھا اور ساری دنیا نے ان کے خونِ ناحق بہانے پر شدید احتجاج کیا لیکن عالمی دہشت گرد امریکہ نے سلامتی کونسل میں اسرائیل کے خلاف مذمتی قرارداد کو حسب سابق ویٹو کر دیا ۔ اور ایک بار پھر اسرائیل کی اس دہشت گردی پر اس کو شاباش دی ۔ اور اس کا بھرپور دفاع کیا ۔ معلوم نہیں کہ عالم اسلام کب خوابِ غفلت سے جاگے گا؟ اور کب یہ امریکی سحر اور تسلط سے آزاد ہوگا؟

بہر حال شیخ احمد یاسینؒ کا خون ایک دن ضرور رنگ لائیگا اور القدس کی فضائیں صبائے آزادی سے ضرور مہکیں گی ۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے		یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں